پھر بتاؤں کیوں ہے یہ جشنِ طرب
از سمک تا عرشِ صد عظمت نشاں ہے

صاحبِ اسریٰ، رسولِ محترم
رحمۃ للعالمین، فخرِ جہاں ہے

ذات جس کی مصدرِ خلقِ عظیم
باغِ فطرت کی بہارِ جاوداں ہے

تاجدارِ انبیاء، ختم الرسل ہے
دینِ فطرت کا محافظ، پاسباں ہے

کوثر و تسنیم کی موجیں خجل ہے
حُسن کے اس کا دلکش و شیریں بیاں ہے

خوشہ چیں اُس کے فصیحانِ عرب
گنگ جس کے سامنے سب کی زباں ہے

اُس کے ہر اک لفظ میں سَو حکمتیں ہے
ذہن کی کھلتی ہیں جس سے کھڑکیاں ہے

معجزہ در معجزہ اُس کا کلام
سنگ ریزوں کو عطا کی ہے زباں ہے

اس کے آئینِ مُبیں کے سامنے
زنگ خوردہ ہیں اساطیرِ جہاں ہے

زندگی کی رفعتیں اُس پر نثار
عزت و عظمت کا گنجِ شائیگاں ہے

دفترِ تنزیل ہو جس پر تمام
ذاتِ حق جس کے لیے رطب اللساں ہے

احترامِ آدمیت کا نقیب
عدل اور انصاف کی روحِ رواں ہے

سایۂ رحمت یتیموں کے لیے
جو سراپا غمگسارِ بے کساں ہے

عصمتِ کردار کا آئینہ دار
طبقۂ نسواں کے حق کا پاسباں ہے

جو گنہگاروں کا ہمدرد و انیس ہے
دشمنوں سے بھی ہوا کب سرگراں ہے

وہ جو آیا پھر گیا باطل کا رُخ
راستے سے ہٹ گئے سنگِ گراں ہے

ہیچ اس کے سامنے تاج و سریر
دست بستہ قیصر و کِسریٰ خسرواں ہے

ٹھوکروں میں اس کی شاہوں کا غرور
چٹکیوں میں افتخارِ خانداں ہے

کالے گورے کا مٹا کر امتیاز
ختم کر دیں ذہن و دل کی پستیاں ہے

آخری خطبہ میں واضح کر دیا......
ہیچ رشتے اور قرابت داریاں ہے

صرف تقویٰ ہے بنا کردار کی ہے
اور باقی سب حدیثِ دیگراں ہے

دل میں آتا ہے یہ رہ رہ کر خیال ہے
تیری نسبت سے تھے کل ہم شادماں ہے

دین و دنیا کی سعادت ساتھ تھی ہے
ذکرِ حق سے گونجتی تھیں بستیاں ہے

جب کیا اُسوہ سے تیرے انحراف
بن گئیں اپنا مقدر پستیاں ہے

تیری اُمت بُھول بیٹھی ہے تجھے
اس میں وہ ذوقِ فدائیت کہاں ہے

(باقی صفحہ پر)

© rasailojaraid.com